

# مقدس رشتہ دار: دنیا کے مذاہب اور عقائد کے نظام جانوروں اور ان کی روحوں کو کیسے دیکھتے ہیں

دنیا کے مذہبی اور روحانی روایات میں، انسانوں اور جانوروں کے درمیان تعلق اخلاقی، افسانوی اور مابعد الطیعیاتی دھاگوں سے بنایا ہے۔ چاہے جانوروں کو مقدس مخلوق، دوبارہ جنم لینے والی روحیں، الہی پیغامبر یا تخلیق میں ہم سفر سمجھا جائے، وہ انسانیت کے زندگی اور کائنات کے بارے میں فہم میں اخلاقی طور پر اہم مقام رکھتے ہیں۔ اگرچہ مخصوص قوانین، رسومات اور عقائد بہت مختلف ہیں، لیکن زیادہ تر روایات جانوروں کے ساتھ سلوک میں ہمدردی، نگہداشت یا احترام کی وکالت کرتی ہیں۔ جانوروں کے روح رکھنے کے بارے میں عقائد اور اگر ہاں تو موت کے بعد ان کا کیا حال ہوتا ہے، بھی اسی قدر تنوع ہیں۔

یہ مضمون اس بات کی کھوج کرتا ہے کہ مختلف مذاہب اور عقائد کے نظام ان سوالات سے کیسے نہیں ہیں۔ یہ جانوروں کے ساتھ لیسے سلوک کرنا چاہیے کے بارے میں اخلاقی تعلیمات اور جانوروں کی روحوں اور ان کی ممکنہ روحانی وجود کے بارے میں مابعد الطیعیاتی نظریات دونوں کا جائزہ لیتا ہے۔ یہودیت اور اسلام کے مقدس قوانین سے لے کر ہندو مت اور بدھ مت کے کریک چکر، مقامی کائنات سے متعلق نظریات سے لے کر جدید و کین فلکر تک، انسانی غور و فکر کا ایک وسیع منظر نامہ سامنے آتا ہے۔ جو نہ صرف یہ ظاہر کرتا ہے کہ ہم جانوروں کو کیسے دیکھتے ہیں، بلکہ یہ بھی کہ ہم اخلاق، الہیت اور زندہ دنیا میں اپنی جگہ کو کیسے بیان کرتے ہیں۔

## یہودیت

یہودیت تمام جانداروں کے تین ہمدردی کا تقاضا کرتی ہے جسے تزار بالتی حییم کے اصول کے ذریعے بیان کیا گیا ہے۔ جو جانوروں کو غیر ضروری تکلیف دینے کی ممانعت کرتا ہے۔ تورات میں جانوروں کی فلاح و بہبود کے تحفظ کے لیے متعدد قوانین شامل ہیں، جیسے کہ کام کرنے والے جانوروں کے لیے سبتوں کے دن آرام کا تقاضا اور انماج کی دھنائی کے دوران ہیل کو منہ بند کرنے کی ممانعت۔ انسانوں اور جانوروں کے درمیان اخلاقی تعلق کو الہی حکم کے تحت نگہداشت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، نہ کہ ملکیت کے طور پر۔

یہودی فکر میں، جانوروں کے پاس نفیش ہوتا ہے، یعنی زندگی کی قوت یا روح جو زندگی بخشتی ہے۔ تاہم، روح کی امر ہونے کی خصوصیت عام طور پر انسانوں کے لیے مخصوص ہے۔ جانوروں کی آخرت یہودی الہیات میں واضح طور پر بیان نہیں کی گئی۔ اگرچہ وہ تخلیق کا حصہ ہیں اور الہی توجہ میں شامل ہیں، لیکن عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ جانوروں میں موت کے بعد فصلے یا انعام کے لیے درکار اخلاقی ذمہ داری کا فقدان ہوتا ہے۔ پھر بھی، کبیالہ جیسی صوفیانہ روایات زیادہ جامع تشریحات کی اجازت دیتی ہیں۔

## عیسائیت

عیسائی تعلیمات اکثر انسانیت کے تخلیق کے نگہبان کے کردار پر زور دیتی ہیں۔ اگرچہ کتاب پیدائش انسان کو جانوروں پر حاکمیت عطا کرتی ہے، بہت سے الہیات دان اسے استحصال کے بجائے ہمدردانہ نگہداشت کا مطالبہ سمجھتے ہیں۔ سینٹ فرانس آف اسیسی جیسے اولیاء نے جانوروں سے گہری محبت کا مظاہرہ کیا، اور آج کل مختلف فرقے تخلیق کے تین و سیع تراخلاقی ذمہ داری کے حصے کے طور پر جانوروں کی فلاح و بہبود کو فروغ دیتے ہیں۔ تاہم، نظریات مختلف ہیں، اور کچھ روایات اب بھی صحیفوں کی انسان محور تشریح پر قائم ہیں۔

جانوروں کی روحوں کے بارے میں عیسائی نقطہ نظر تقسیم ہیں۔ کچھ کا دعویٰ ہے کہ صرف انسان، جو خدا کی صورت میں بنائے گئے ہیں، امر روحیں رکھتے ہیں۔ دوسرے یہ دلیل دیتے ہیں کہ خدا کا نجات کا منصوبہ تمام تخلیق کو شامل کرتا ہے، رو میوں 8 اور اشیاء کی جانوروں کے درمیان پر امن بقاۓ باہمی کی پیشناگوئی کا حوالہ دیتے ہوئے۔ یہ خیال کہ جانور دوبارہ زندہ ہو سکتے ہیں یا ”نئے آسمان اور نئی زمین“ میں رہ سکتے ہیں، خاص طور پر ماحولیاتی الہیات میں، کچھ معاصر عیسائی مفکرین کے درمیان مقبولیت حاصل کر چکا ہے۔

## اسلام

اسلامی تعلیمات رحم (رحمہ) اور جانوروں کے ساتھ منصفانہ سلوک کی مضبوطی سے وکالت کرتی ہیں۔ نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رویے سے یہ ظاہر کیا۔ جب جانوروں کے ساتھ بد سلوکی ہوئی تو انہوں نے مداخلت کی، جو لوگ مہربانی دکھاتے تھے ان کی تعریف کی، اور جانوروں کو زیادہ بوجھ ڈالنے یا بد سلوکی جیسے ظلم کو منع کیا۔ جانوروں کو انسانوں کی طرح جماعتیں سمجھا جاتا ہے (قرآن 38:6)، اور ان کا کھیل یا ظلم کے لیے استعمال سختی سے منوع ہے۔ جانوروں کے ساتھ اخلاقی سلوک خدا کے سامنے اسلامی جواب دہی کا حصہ ہے۔

اگرچہ یہ نہیں کہا جاتا کہ جانوروں کی انسانوں کی طرح امر روحیں ہوتی ہیں، قرآن ان کی روحانی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے۔ ان کے دکھ نظر انداز نہیں ہوتے؛ جانوروں کو معاوضہ دیا جائے گا یا ان کے ساتھ بدسلوکی کا فیصلہ قیامت کے دن کیا جائے گا۔ یہ اخلاقی جواب ہی اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ جانور روحانی طور پر غیر اہم نہیں ہیں۔ وہ خدا کی تخلیق کا حصہ ہیں اور اس کے نشانات کے گواہ ہیں۔

## بده ملت

بده ملت اہمسا یعنی عدم تشدد کو ایک مرکزی اخلاقی اصول کے طور پر زور دیتا ہے۔ تمام باشعور مخلوقات۔ انسان اور جانور یکساں۔ ہمدردی کے مستحق ہیں۔ جانوروں کو نقصان پہنچانا منفی کرنا پیدا کرنے اور روحانی ترقی میں رکاوٹ سمجھا جاتا ہے۔ بده بحکشو اور بہت سے عام لوگ روحانی نظم و ضبط کے طور پر بنا تانی غذا کو اپناتے ہیں۔ جانوروں کو روشن خیالی کے راستے پر ہم سفر سمجھا جاتا ہے، اور ان کی فلاج و بہبود پر یکٹیشنری کی اخلاقی فکر کا حصہ ہے۔

جانور مکمل طور پر سمسارا کے چکر میں ہیں۔ پیدائش، موت اور دوبارہ جنم کا پہیہ۔ روحیں کرما کے مطابق جانور یا انسان کے طور پر دوبارہ جنم لے سکتی ہیں۔ جانور کے طور پر پیدا ہونا عام طور پر اخلاقی استدلال کی محدود صلاحیت کی وجہ سے کم خوش قسمت دوبارہ جنم سمجھا جاتا ہے، لیکن پھر بھی یہ حتی آزادی کی طرف چکر میں ہے۔ اس طرح، جانور روحانی طور پر اہم ہیں اور نروان کی طرف عظیم سفر کا حصہ ہیں۔

## ہندو ملت

ہندو ملت اہمسا کو ایک بنیادی فضیلت کے طور پر مانتا ہے، جو غدائی اور اخلاقی طریقوں کو گہرائی سے متاثر کرتا ہے۔ بہت سے ہندو سبزی خور ہیں، اور جو نہیں ہیں انہیں بھی جانوروں کے ساتھ احترام سے پیش آنے کی تعلیم دی جاتی ہے۔ خاص طور پر گائیں مقدس سمجھی جاتی ہیں، جو اکثر مادرانہ علامت اور مختلف دیوتاؤں سے نسلک ہوتی ہیں۔ ہاتھی (گنیش)، بندر (ہنومان) اور سانپ (ناگ) بھی الہی تعلقات رکھتے ہیں، جو تحفظ کے فرض کو مزید تقویت دیتے ہیں۔

بده ملت کی طرح، ہندو ملت جانوروں کو سمسارا کے ذریعے سفر کرنے والی روحوں کے طور پر دیکھتا ہے۔ آتما، یعنی ابدی روح، انسانی اور غیر انسانی کئی شکلوں میں رہ سکتی ہے۔ جانوروں کے ساتھ سلوک اس طرح کر کے نتائج رکھتا ہے۔ جانور

روحانی طور پر کمتر نہیں ہیں بلکہ ایک ہی الہی حقیقت۔ برہمن کے مختلف مظاہر ہیں۔ ان کی روحیں، ہماری طرح، مسلسل اوتاروں کے ذریعے حتیٰ آزادی کے لیے مقدار ہیں۔

## یونانی اساطیر

قدیم یونان میں، جانور رسمات، افسانوں اور فلسفے میں شامل تھے۔ کچھ جانور مخصوص دیوتاؤں کے لیے مقدس تھے۔ اور ایتھینا کے لیے، بیل زیوس کے لیے، ڈالفن پوسیدن کے لیے۔ اگرچہ جانوروں کو اکثر قربانی دی جاتی تھی، لیکن یہ ایک گہری علامتی عمل کے طور پر کیا جاتا تھا، زکر بے فکر ظلم کے طور پر۔ فیشاگورس جیسے فلسفیوں نے روحوں کی بحث پر یقین رکھتے ہوئے بنا تاتی غذا کی وکالت کی۔

یونانی فلسفیانہ فکر، خاص طور پر آرٹیکس اور فیشاگوریوں کے درمیان، روح کی بحث (پیغم سایکوسس) کے خیال پر غور کیا، جس میں انسانی اور حیوانی روحیں مختلف جسموں کے درمیان گردش کرتی تھیں۔ اگرچہ اساطیر نے جانوروں کی آخرت کے بارے میں عقائد کو منظم نہیں کیا، لیکن تبدیلی اور الہی تجسم کا بار بار آنے والا موضوع یہ تجویز کرتا ہے کہ جانوروں کی روحانی اہمیت تھی، اگرچہ امر نہیں۔

## نورڈک اساطیر

نورڈک ثقافت میں، جانوروں نے عملی اور علامتی کردار ادا کیے۔ بھیڑیے، کوے اور گھوڑوں کی دیوتاؤں کے ساتھیوں یا تقدیر کے شگون کے طور پر افسانوی اہمیت تھی۔ اگرچہ شکار اور زراعت نے جانوروں کے عملی استعمال کو متعین کیا، لیکن افسانوں نے انہیں عزت بخشی۔ اوڈن کے کوے (ہمیں اور مونن)، تھور کی بکریاں، اور آٹھ ٹانگوں والا گھوڑا سلپینز اس دوہری عملی اور روحانی علامت کو ظاہر کرتے ہیں۔

نورڈک اساطیر جانوروں کی آخرت کو واضح طور پر بیان نہیں کرتی، لیکن جانور واضح طور پر یگدر اسل (عالی درخت)، رگنا روک (دینا کا خاتمہ) اور الہی افسانوں کے کائناتی ڈرامے میں شریک ہوتے ہیں۔ ان کی روحیں شاید انسانی اصطلاحات میں انفرادی نہیں ہوتیں، لیکن ان کا افسانوی تکرار نورڈک کائناتی چکر میں روحانی اہمیت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

## قدیم مصری عقائد

قدیم مصریں، دیوتاؤں سے وابستہ جانوروں کی عزت کی جاتی تھی۔ بلیاں (باستھ)، آپس (تحوتحے)، مگر مچھ (سوپیک) اور بیل (اپس)۔ بہت سے جانوروں کو ممی بنا یا جاتا تھا اور مقدس رسمات میں دفن کیا جاتا تھا، جو تحفظ اور رسمی اہمیت دونوں کو ظاہر کرتا تھا۔ تاہم، تمام جانور محفوظ نہیں تھے۔ کچھ کو قربانی دیا جاتا تھا یا خوراک کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا، جو عزت اور افادیت کو ملانے والی ایک دوہری نظریہ کو ظاہر کرتا تھا۔

دیوتاؤں سے نسلک جانوروں کے بارے میں خیال کیا جاتا تھا کہ وہ روحانی طاقت اور تسلسل رکھتے ہیں۔ ان کی ممی بنا یا درف کرنا آخرت میں ایمان یا کم از کم رسمی اہمیت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اگرچہ انسانی روحوں کو زیادہ تفصیل سے بیان کیا گیا تھا، لیکن مقدس جانور واضح طور پر مصریوں کے روحانی تخيیل میں ایک جگہ رکھتے تھے۔

## قدیم یسوسوپو ٹیمیانی عقائد

یسوسوپو ٹیمیا میں، جانور روزمرہ کی زندگی اور مذہبی رسمات دونوں کا ایک لازمی حصہ تھے۔ کچھ جانوروں کو دیوتاؤں کے شگون یا یغامبر سمجھا جاتا تھا۔ شیر اور بیل جیسے جانور شاہی اور الہی علامتوں میں دکھائے جاتے تھے، جو طاقت اور الہی اختیار کی علامت تھے۔ اگرچہ جانوروں کو قربانی دی جاتی تھی اور عملی طور پر استعمال کیا جاتا تھا، لیکن ان کے رسمی کردار نے انہیں مقدس حیثیت دی۔

جانوروں کی آخرت کے بارے میں رسمی عقائد کے بہت کم شواہد ہیں، لیکن مذہبی علامتوں میں ان کا کردار ایک روحانی جہت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جانور اکثر الہی اور زمینی داتروں کے درمیان ثالثی کرتے تھے، حالانکہ ان کی روحوں پر انسانوں کی طرح اصطلاحات میں بات نہیں کی جاتی تھی۔

## وکین

وکین، ایک جدید کافر راہ، فطرت کے ساتھ ہم آہنگی پر زور دیتی ہے۔ جانور الہی کل کے مقدس حصوں کے طور پر دیکھے جاتے ہیں۔ بہت سے وکین سبزی خور ہیں یا جانوروں کے حقوق کے وکیل ہیں، اور جانوروں کے ساتھ ظلم کو روحانی خلاف ورزی سمجھتے ہیں۔ رسمات جانوروں کی روحوں کی عزت کر سکتی ہیں، اور ماحولیاتی اخلاقیات وکین اخلاقیات کا مرکز ہے۔

وکین مانتے ہیں کہ جانوروں کی روحیں ہوتی ہیں اور وہ میدائش، موت اور دوبارہ جنم کے چکر میں حصہ لیتے ہیں۔ دوبارہ جنم روایت کے مطابق جانور یا انسان کے طور پر واپسی شامل کر سکتا ہے۔ جانوروں کو روحانی خاندان کا حصہ سمجھا جاتا ہے، جو اکثر واقفین یا

روحانی رہنماؤں کے طور پر ظاہر ہوتے ہیں، جوان کی گہری روحانی اہمیت کی تصدیق کرتے ہیں۔

## امریکی مقامی عقائد

بہت سے امریکی مقامی قبائل کے لیے، جانور روحانی رشتہ دار ہیں۔ شکار مقدس ہے، کبھی ہلکے سے نہیں کیا جاتا اور ہمیشہ شکر لزاری کے ساتھ ہوتا ہے۔ جانور کا ہر حصہ استعمال کیا جاتا ہے، اور شکار کیے گئے جانور کی روح کی عزت کے لیے رسومات انجام دی جاتی ہیں۔ جانور اکثر تخلیقی افسانوں میں کردار ادا کرتے ہیں اور اساتذہ یا پیغمبر کے طور پر دیکھے جاتے ہیں۔

یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جانوروں کی رو حیں موت کے بعد بھی باقی رہتی ہیں۔ یہ رو حیں آباؤ اجداد کے ساتھ شامل ہو سکتی ہیں، روحانی دنیا میں گھوم سکتی ہیں یا فطرت کی طرف لوٹ سکتی ہیں۔ جانوروں کے رہنمایا ٹوٹم افراد کو روحانی راستے پر رہنمائی کرنے میں مدد کرتے ہیں۔ انسانی اور حیوانی روح کے درمیان کی سرحد لچکدار ہے، جو علیحدگی کے بجائے باہمی ربط پر زور دیتی ہے۔

## آسٹریلوی ایبور یجنل عقائد

ایبور یجنل کائنات میں، جانور ڈریم ٹائم کے آباؤ اجداد کے براہ راست اولاد یا مظاہر ہیں۔ شکار صرف سخت شفاقتی پر وٹوکول کے اندر اور روحانی احترام کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ ضیاع یا ظلم منوع ہے۔ جانور مقدس گیت کی لکیروں اور ٹوٹم نظاموں کا حصہ ہیں، جو یہ یقینی بناتے ہیں کہ ماحولیاتی علم نسلوں کے ذریعے منتقل ہوتا ہے۔

جانوروں کو مخصوص ٹوٹم مقامات اور آبائی افسانوں سے منسلک روحانی مخلوقات کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ ان کی رو حیں موت کے بعد زمین یا ڈریم ٹائم کی طرف لوٹتی ہیں۔ زندگی کا چکر ابدی ہے، اور جانوروں کی رو حیں زمین، کمیونٹی اور کائناتی کہانی میں بُنی ہوئی ہیں۔

## نتیجہ

یہاں پیش کردہ نقطہ نظر کی تنویر ایک بنیادی سچائی کو اجاگر کرتی ہے: اگرچہ عقائد کی تفصیلات مختلف ہیں، لیکن جانوروں کے لیے احترام کا ایک وسیع رجحان زیادہ تر مذہبی اور روحانی نظریات سے گزرتا ہے۔ چاہے یہ احکامات، کمک قانون، افسانوی احترام یا ماحولیاتی توازن کے طور پر ظاہر ہو، جانوروں کے ساتھ ہمدردی سے سلوک کرنے کی پکار تقریباً عالمگیر دکھائی دیتی ہے۔ حتیٰ کہ ان

روایات میں جو انسانوں کو ممتاز حیثیت دیتی ہیں، اکثر ظلم سے بچنے، انصاف کے ساتھ عمل کرنے اور تمام مخلوقات کو زندہ کرنے والے مشترکہ سانس کو تسلیم کرنے کے واضح احکامات ہوتے ہیں۔

جانوروں کی روحوں کے بارے میں عقائد بھی اسی طرح ایک سپیکٹر م پر پھیلے ہوتے ہیں۔ شکوہ سے یقین تک، غیر واضح روحانی کرواروں سے لے کر دوبارہ جنم یا الہی فصلے کے چکر میں مکمل شرکت تک۔ بہت سے نظاموں میں، انسان اور جانور کے درمیان لی سرحدیں سخت نہیں بلکہ لچکدار ہیں، جو ہمیں یاد دلاتی ہیں کہ تمام زندگی حیاتیاتی، اخلاقی اور روحانی طور پر باہم مربوط ہے۔

ماحولیاتی بحران اور صنعتی جانوروں کی تکلیف کے دور میں، یہ قدیم بصیرتیں فوری طور پر متعلقہ ہیں۔ وہ ہمیں اپنے اعمال کی اخلاقیات پر دوبارہ غور کرنے اور جانوروں کو اشیاء کے طور پر نہیں بلکہ ہمدردی، وقار اور روحانی توجہ کے مستحق وجود کے طور پر تسلیم کرنے کی دعوت دیتی ہیں۔ بہت سی روایات میں، جانوروں کی عزت کرنا خود مقدس کی عزت کرنا ہے۔